اسلامی تحریک طالبان کے مرکزی رہنماء

مولانا احسان اللہ احسان صاحب کا خطاب

جیسا کہ روح جسم پر فضیلت اور برتری رکھتا ہے۔ اسی طرح روحانی تعلق جسمانی تعلق سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ ہمارے محترم مولانا سمیع الحق اور ان کے ساتھ آنے والے علماء کرام ہمارے روحانی والدین ہیں۔ جسطرح کسی شخص کے روحانی اور جسمانی والدین اور بھائی ہوئے ہیں۔ تو ان میں روحانی والدین اور بھائی جسمانی والدین اور بھائیوں پر فضیلت رکھتے ہیں۔

یہ جو علماء کرام آئے ہیں۔ یہ ہمارے روحانی والدین ہیں۔ اور یہ دوسرے دانشور بھائی ان کے ساتھ جو آئے ہیں۔ یہ ہمارے روحانی بھائی ہیں۔

مناسب تو یہ تھا کہ ہم ہر عالم اور ہر دانشور کے پاس خود جاتے۔ جو مشکلات ہیں وہ بیان کرتے۔ یہ بات ہم اپنے لئے بے ادبی سمجھے ہیں۔ کہ آپ ہمارے ہاں تشریف لے آئے ہیں۔ مگر ہمیں اسمیں معذور سمجھ کر معاف کریں۔

اسکے بعد میں بحیثیت ایک مسلمان آپ سے چند گزارشات کروں گا۔ تمام دنیا کے کفار ایک ملت ہیں۔ اور مسلمان بھی ایک ملت ہے۔ میں صرف ایک مسلمان کی حیثیت سے آپ بھائیوں سے چند باتیں بیان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے میں آپ سب بھائیوں کو ایک نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ آپ کا جس پارٹی اسلامی یا غیر اسلامی سے تعلق ہو۔ سب ہمارے قابل احترام ہیں۔ آپ سب ہمارے روحانی والدین اور بھائی ہیں۔ تمام دنیا کے کفار نے کبھی بھی یہ نہیں چاہا کہ مسلمان کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ آج جب سارے مسلمان ذلت کا سامنا کررہے ہیں۔ اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ امریکہ روس اور دوسرے کافر ممالک ہمارے مقابلہ میں ایک دوسرے کے ساتھ متحد ہیں اور نہیں چاہتے کہ دنیا میں مسلمان اور اسلام آزاد رہ سکے۔ یا کوئی بھی ملک آزاد ہوکر اسمیں اسلامی نظام نافذ ہو۔

ں آپ حضرات سے یہ بیان کرنا چاھتا ہوں۔ کہ تحریک طالبان کیوں شروع ہوئی ان کا ہدف کیا ہے۔ اور

افغانستان میں جہاد کا مقصد کیا تھا؟ چونکہ عالم اسلام کو کفر کے اندھیروں نے گھیر رکھا ہے۔ اور ہمارے بہت سی باتیں ہیں۔ تو اگر آپ تھک نہ جائیں تو میں چاہتا ہوں کہ بات مفصل انداز میں بیان کروں۔ اس لئے کہ آپ خوب سمجھ جائیں۔ افغانستان میں چودہ سولہ سال جہاد ہوا۔ لیکن یہ افغانستان کا جہاد نہیں بلکہ عالم اسلام کا جہاد تھا۔ ڈیڑھ میلین مسلمان شہید ہوئے اور تقریباً" اتنے زخمی ہوئے۔ مگر یہ بے مقصد نہیں تھا ایک مقصد کے لئے تھا۔

افغانستان میں جہاد کے دو بڑے مقاصد تھے (1) روسیوں اور انکے غلاموں کی شکست (2) اور افغانستان میں اسلامی نظام کا نفاذ۔

پہلا جو ہدف تھا یعنی روسیوں کی تباہی تو وہ الحمدللہ پورا ہوا۔ اور روس ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ اور اس مقصد کے حصول پر تمام عالم اسلام نے افغانستان کے جہاد کو داد تحسین اور آفرین سے نواز۔

اور دوسرا ہدف اسلامی نظام کا نفاذ تھا۔ روس اور کمیونزم کے تباہ ہو جانے کے بعد افغانستان میں اسلامی نظام کے نافذ کرنے کے لئے کون حکمران آیا۔ وہ شاہد آپ کو پتہ ہوگا کہ دو مہینوں کے لئے جناب صبغت اللہ مجددی رئیس جمہور چن لئے گئے۔ افغانستان کے مسلمان اس امید میں تھے کہ یہ ہمارے سروں پر شفقت کا ہاتھ پھیر دیں گے۔ اور تمام دنیا کے مسلمانوں کی نظریں بھی افغانستان پر جمی ہوئی تھیں کہ ہمارا بھی وہاں خون بہا ہے۔ افغانستان ہمارا مرکز بن کر رہے گا۔ بجائے اس کے کہ صبغت اللہ مجددی افغانستان کے بیواؤں اور یتیموں کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرے۔ اور انکے آنسو پونچھے ان کے حقوق انکو دے۔ اور ملک میں شرعی نظام قائم کرے۔ اس نے جنرل عبدالرشید دوستم کے سر پر قیادت کا تاج رکھا۔ اور اسکو اہمیت دی۔ مجددی کے اس عمل کے ساتھ افغانستان اور تمام عالم اسلام کی آرزوئیں خاک میں مل گئیں۔ اسکے بعد پھر مسلمان امید کرنے لگے۔ کہ ایک دوسرا شخص آئے گا۔ یعنی پروفیسر برہان الدین ربانی صاحب وہ یتیموں اور بیواؤں کی دلجوئی کرے گا۔ اور کفر کا مقابلہ کرکے اسلامی نظام نافذ کرے گا۔ اور تمام دنیا کے مسلمانوں کا مرکز افغانستان بن جائے گا۔ مگر اس نے بھی عبدالرشید دوستم کو اپنا نائب بنایا۔ اور دوستم نے بھی فوج میں عہدے بنائے۔ اس طرح ربانی نے بھی مسلمانوں کے آرزوں کو خاک میں ملایا۔ اور انکے زخموں پر نمک پاشی کی۔ پھر صرف یہی نہیں کہ رشید دوستم بلکہ جنرل بابا جان گرزون کے علاقے کا ان کو بھی ربانی نے نوازا۔ اور اس کو بھی جنرل بنایا۔ اور پھر اس نے اپنے آدمی بھرتی کئے۔ اور آہستہ آہستہ کمیونسٹ چھاتے گئے۔ مگر جب ملت مایوس ہونے لگی۔ تو چہار آسیاب میں ایک جوان نے اعلان کیا۔ کہ ہم اس وقت تک اپنا اسلحہ زمین پر نہیں رکھیں گے۔ جب تک ایک بھی ملیشیا (کمیونسٹ) کابل میں موجود رہے۔ ہم کسی سے ذاتی دشمنی نہیں رکھتے۔ حقائق آپکے سامنے لا رہے ہیں۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہم جھوٹ بول رہے ہیں۔ خوب متوجہ ہوں۔ یہ

شخصیت گلبدین حکمت یار کی تھی۔ کہ ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ جب تک روسی غلام افغانستان سے ایک ایک کرکے رخصت نہ ہو جائیں۔ ہم نے سمجھا شاید یہ ہمارے توقعات پر پورا اترے اور یتیموں اور بیواؤں کے سر پر دست شفقت پھیر دے۔ مگر تھوڑی مدت گزر جانے کے بعد ہم نے سنا کہ ہم آہنگی شوریٰ کے نام سے اعلان ہوا۔ ہم نے پوچھا کہ اس شوریٰ میں کون کون ہیں۔ تو پتہ لگا کہ حکمت یار' دستم اور بابا جان وغیرہ اس شوریٰ میں شریک ہیں۔ ہم نے بہت انتظار کیا کہ افغانی رہنما ہمارے آرزوؤں کو پروان چڑھائیں گے مگر افغانی رہنماؤں کا یہ حال تھا۔ جو کہ آپ نے دیکھا۔ واقعہ اس طور سے تھا کہ کابل میں ایک شخص کو وزارت داخلہ کا عہدہ سونپا گیا۔ جب وزیرداخلہ بنا۔ تو اس وزیر کے اپنے محلے کے لوگ اس کو مبارکباد دینے آگئے۔ تو وزیر سے کہنے لگے کہ تمہارے لوگ سیاف صاحب' حکمت یار صاحب' ربانی صاحب اور مزاری صاحب وغیرہ کے جو لوگ آتے ہیں۔ اور ہمارے گھروں میں گھس کر آبروئیں لوٹتے ہیں۔ یہ بہت بڑا جرم ہے۔ خداراان کو بتائیں کہ ایسا نہ کریں۔ ہماری جو بیویاں ہیں۔ بیٹیاں ہیں۔ خدارا ان کی آبروریزی تو نہ کریں اور اسی طرح ہمارے بیٹوں سے بدفعلی کرتے ہیں۔ خدارا ان کو منع کریں۔ وزیر نے کہا کہ جب یہ فریاد میں نے سنی تو میں نے استاد ربانی سے کہا کہ لوگ یہ کہتے ہیں۔ کیا کریں۔ تو استاد ربانی نے کہا کہ یہ زیادتی کرنے والے تو میرے بھی ہیں فلاں کے بھی ہیں فلاں کے بھی ہیں۔ اگر ہم اس مسئلہ کہ حل کرنے میں لگ جائیں تو پھر اسلامی نظام قائم نہیں ہوسکتا۔ تو ہم کہتے ہیں کہ ان ظالموں نے بدکاری اور لواطت کے باقی رکھنے پر اسلامی نظام کے نفاذ کو موقوف رکھا یہ کہاں کی منطق اور کس کے عقل کی بات ہے۔ ایسی مثالیں بہت زیادہ ہیں۔ اتنا مختصر سمجھیں کہ یہ اعلان بی بی سی سے بھی نشر ہوا کہ کابل میں غنڈہ گردی اور زنا و لواطت کا بازار گرم ہے۔ اور ساری دنیا میں یہ بات پھیل گئی۔ ہم افغانی رہنماؤں سے توقعات رکھتے رہے مگر انہوں نے کچھ نہ سنی۔ پھر اقوام متحدہ میدان میں مسئلہ حل کرنے کے لئے آئی۔ اگرچہ میں ایک مسلمان کی حیثیت سے یہ عقیدہ نہیں رکھتا۔ کہ اقوام متحدہ بھی مسلمانوں کے مسائل حل کرسکتی ہے۔ مگر پھر بھی ہم انتظار کرنے لگے۔ بالاخر اس سے بھی کچھ نہ بن سکا۔ اقوام متحدہ سے مسلمانوں کے مسائل حل نہیں ہوتے۔ جب افغانسان میں مسائل و مشکلات بے حد بڑھ گئے۔ تو ہم ایک ایسی تنظیم کا قیام عمل میں لانا چاہتے تھے۔ جس سے عالم اسلام کے اس جہاد کے اہداف محفوظ ہو جائیں۔ اور ثمرات بھی سامنے آجائیں۔ یہاں جہاد کی جو بدنامی ہوئی۔ وہ نیک نامی سے بدل جائے اور مسلمان جس ذلت کا سامنا کر رہے ہیں۔ وہ عزت سے بدل جائے۔ جس وقت طالبان کے محدود رابطہ سے کام شروع ہو رہا تھا۔ تو کفار اور انکے منواؤں کو تو پتہ تھا کہ افغانی لوگ اپنے علماء اور طلباء کے پیچھے مضبوطی سے کھڑے رہتے ہیں۔ اور ان کا کہا مانتے ہیں۔ جب تک ان پر کسی خارجی بے دین قوتوں کا ٹھپہ نہ لگایا جائے۔ یعنی بھتان باند کر ان کو بدنام نہ

کیا جائے۔ تو وہ ان کا ساتھ نہیں چھوڑتے۔ تو انہوں نے اس تحریک کو بدنام کرنے کی سعی شروع کی تاکہ ان کو ملت سے جدا کیا جائے۔ جب تحریک شروع ہوئی۔ تو قسم قسم کے پروپیگنڈے طالبان کے خلاف شروع ہوئے۔ بعض لوگ اس موقع پر یہ سوال اٹھاتے ہیں۔ کہ طالبان کی یہ تحریک کس کی حمایت سے شروع ہوئی۔ کیونکہ لوگوں کا یہ غلط ذہن بنا ہے۔ کہ خارجی قوتوں کی حمایت کے بغیر کوئی بھی تنظیم نہیں چل سکتی۔ میرا عرض یہ ہے کہ افغانستان میں طالبان کی تحریک بیواؤں اور یتیموں کے روٹی کے ٹکڑوں اور امداد سے شروع ہوئی۔ اور اس تحریک کے آغاز کے اسباب وہی بداعمال زنا' لواطت ڈاکہ لوٹ مار بدامنی تھی۔ جو افغانستان میں پھیل گئے تھے۔ ان باتوں نے ہمیں تحریک چلانے پر مجبور کیا۔ ہم برملا اعلان کرتے ہیں۔ کہ تحریک طالبان کسی سے وابستہ نہیں۔ اس لئے کہ دنیا میں جو بھی تنظیم چلتی ہے۔ اور وہ اسلام کے لئے نہیں بنی ہوتی۔ تو وہ ضرور غیروں سے امداد لیتی ہے۔ تو وہ تحریک یا تو کمزور ہو جاتی ہے اور یا ختم ہو جاتی ہے۔ دنیا کی غیر مسلم خارجی قوتیں اتنی سادہ نہیں کہ افغانستان میں اسلام کے لئے راستہ ہموار کریں۔ یا کسی اسلامی تحریک کو امداد دیں۔ جب تک ان کے اپنے مفادات اس سے حاصل نہ ہوں۔ اس وقت تک کسی تنظیم کی مدد نہیں کرتے۔ ہم نے ابتداء سے اب تک اپنا اسلامی تشخص اپنایا ہے۔ اور انشاء اللہ اسے برقرار رکھیں گے۔ اور ہم اس مقصد تک پہنچ کر رہیں گے انشاء اللہ کبھی لوگ کہتے ہیں۔ کہ ان کے ساتھ پاکستان کی امداد اور حمایت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ پاکستان ہمارا برادر ملک ہے۔ اسکے بسنے والے ہمارے اسلامی بھائی ہیں۔ لیکن اگر وہاں اسلامی نظام رائج ہوتا۔ تو تب وہ افغانستان میں بھی اسلامی نظام لانے کی کوشش کرتے۔ اور اگر وہاں پاکستان میں اسلامی نظام نہیں ہے۔ تو وہ یہاں افغانستان میں اسلامی نظام کیسے چاہتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تحریک طالبان کو امریکہ امداد دیتی ہے۔ تو ہم سوال کرتے ہیں کہ کیا امریکہ دنیا میں اسلام کو تسلیم کرتی ہے؟ افغانستان میں وہ حدود اللہ کو برداشت کرے گی؟ جبکہ ہم نے اب تک ان کی ایک بات بھی نہیں مانی اور نہ مانیں گے۔ امریکہ تو اللہ تعالیٰ کا ایک حکم بھی افغانستان میں رائج ہونا نہیں چاہتا۔ تو وہ کامل اسلامی نظام کس طرح برداشت کرے گا جس کے نفاذ کا طالبان نے تہیہ کر رکھا ہے۔ وہ ایسے نظام کے لئے قطعاً" امداد دینے کو تیار نہیں ہو سکتا۔

ربانی کے سفیر عبدالوہاب نے رات ماسکو میں اعلان کیا۔ کہ میں اس بات پر بہت خوش ہوں کہ طیارہ طالبان کے ہاتھوں سے نکل گیا۔ اور پھر الٹا طالبان کو اعتراض کا بھی نشانہ بنایا کہ انہوں نے روسیوں کو کیوں قید کیا۔ میں طالبان کی تحریک کے پس منظر میں آپکا زیادہ وقت نہیں لیتا لیکن اتنی بات ضرور کہتا ہوں۔ کہ ہمیں صحیح اسلامی نظام چاہیئے۔ کیا یہ زنا اور لواطت نظام شریعت ہے؟ یا عبادت اور قرآن کی تلاوت اللہ کے قوانین اور حدود اللہ کا قیام اچھی بات ہے۔ یا روسیوں کے لئے لوگوں پر ظلم اور انکے ناموس پر ڈاکہ ڈالنا اور انکو

روسیوں کے حوالے کرنا؟ امن اچھی چیز ہے۔ یا لوگوں پر تجاوز کرنا اور ان کو دربدر کرنا۔ اور ہجرت پر مجبور کرنا؟ امن بہتر ہے یا خانہ جنگی اور ڈاکہ زنی۔ یہ ساری باتیں چھوڑیئے۔ آپ ابھی یہ کیجئے کہ یہاں سے خوست تک اور پھر ہرات تک چلے جائیے۔ جو طالبان کے مقبوضہ علاقے ہیں۔ اور اس وقت رات کا وقت ہے۔ اس قندھار میں گھومیئے۔ یہ مناظر بھی دیکھ لیجئے۔ اور پھر کابل جائیے اور انکے مقبوضہ علاقوں میں دن کو بھی اور رات بھی گھومیئے۔ ہم فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں۔ کہ امن و شریعت کہاں ہے اور بدامنی کہاں؟ خود پتہ آپ سب کو چل جائے گا۔ آپ سرحدی علاقہ میں چلے جائیں اور دونوں طرف مناظر دیکھ لیں۔ ایک طرف امن و سکون ہے قرآن کی تلاوت ہے۔ اور دوسری طرف ظلم ہے۔ بدامنی ہے لواطت ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہاں مخلوط نظام آجائے۔ تمام سیاسی پارٹیاں مل کر کام کریں کیمونسٹ اور غیر کیمونسٹ بھی تو میں پوچھتا ہوں کہ کیا اسلام کے بارے میں مخلوط نظام کہیں کامیاب ہوا ہے؟ اور کیا اسلام کے نظام کا ذریعہ بنا ہے؟ کبھی نہیں۔ مخلوط نظام کے ہوتے ہوئے کسی ملک میں اسلامی نظام نہیں آسکتا۔ مخلوط نظام کا نقشہ سب کے سامنے ہے۔ کہ اسمیں وزارتوں اور عہدوں پر جھگڑے ہوتے ہیں۔ داخلہ و خارجہ وزارتوں کے تقسیم کے لے دے ہوتی ہے۔ اسلامی نظام کا نام کسی نے نہ سنا ہوگا بعض لوگ کہتے ہیں کہ طالبان میں صلاحیت نہیں یہ حکومت نہیں کرسکتے۔ میں پوچھتا ہوں کہ افغانستان میں سب سے مشکل کام اسلحہ یکجا کرنا تھا یا حکومت کرنا؟ میں پوچھتا ہوں کہ اسلحہ اقوام متحدہ نے جمع کیا یا حکومت نے یا طالبان نے جمع کیا۔ اور کیا حکومت کرنا مشکل کام تھا یا حکومت کے لئے زمین سازی؟ حکومت کرنا مشکل کام تھا یا دربدر لوگوں کو اکٹھا کرنا اور انکے باہمی جھگڑوں کو ختم کرکے ان کے مابین اتفاق کی فضاء پیدا کرنا۔ تمام تنظیموں کو ختم کرکے ان کو ایک میز پر جمع کرنا مشکل کام تھا یا حکومت کرنا؟ میں عرض کرتا ہوں کہ حکومت کرنا بہت آسان ہے بنسبت ان تمام کاموں کے۔

آپ دیکھ لیں ہمارے مقبوضہ علاقوں میں قوم پرستی۔ جھگڑے نفرتیں ختم ہوئیں۔ دو تہائی علاقے میں پارٹی بازی، جتھہ بندی، لسانی نسلی گروہ بندی سب الحمدللہ ختم ہوگئے ہیں اور تمام مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرکے نفاذ شریعت کے لئے پیش رفت جاری ہے۔ یہ کام سب سے مشکل کام ہیں۔ حکومت کرنا آسان بات ہے۔ میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ انشاء اللہ افغانستان میں مکمل اسلامی نظام آکر رہے گا۔ اس ملک میں اسلامی نظام لانے کے لئے ہمارے پاس دو وسائل ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر مکمل اعتماد و یقین۔ اور دوسرا یہ کہ مسلمان ملت کے نفاذ شریعت کے لئے جدوجہد جس قوم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہو۔ اور مسلمان برادری کا تعاون جاری ہو۔ وہ قوم ضرور کامیاب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مدد آنے کے لئے طالبان کے نیک اعمال پیش خیمہ اور داعی ہیں۔ اور مسلمان ملت کی تائید و امداد جب ہمیں حاصل ہوئی تو یہ

مسئلہ حل ہو جائے گا۔ رشید دوستم کے علاقے میں بھی لوگ چاہتے ہیں۔ کہ طالبان آئیں گے۔ اور یہ مشکلات حل ہونگے انشاء اللہ یہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کا نمونہ ہے۔ کہ طالبان آئے ہیں اور تمام مقبوضہ صوبوں میں امن قائم ہے۔ اب ہماری آرزو یہ ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیں پوری دنیائے کفر آپس میں اختلافات کے باوجود اسلام کے مٹانے پر متفق ہیں۔ تو ہم مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ آپس میں جتھہ بندی، پارٹی بازی ختم کریں اور نفاذ شریعت کے لئے آگے بڑھیں۔

آیئے ہم سب ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیں۔ اور آگے بڑھیں۔ آج جو امریکہ خدائی کا دعویدار ہے۔ اور ہر جگہ وہ اپنے فیصلے منواتا ہے۔ جوڑ توڑ میں وہی آگے آتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اسکو بھی اسطرح شکست دیکر ختم کریں۔ جسطرح روس ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ یہ مذاق کی بات نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ کہ دنیائے کفر اور امریکہ کا باطل نظام ختم ہوکر رہے گا۔ وہ عروج کو پہنچ چکا اب اسکے زوال کا وقت آگیا ہے۔ اور اللہ تمام کائنات پر قدرت رکھتا ہے ایک اللہ تعالیٰ کے لئے پتھر سے پانی نکالنا مشکل ہے یا امریکہ کو ختم کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے تو دونوں یکساں طور پر آسان ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی سے مارے ہوئے پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔ دنیا کی ساری قوتیں جمع ہوجائیں وہ پتھر سے ایک گلاس پانی بھی نہیں نکال سکتے۔ حضرت صالح کے لئے اللہ تعالیٰ نے پتھر سے حاملہ اونٹنی نکالی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت تھی۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہمیں اسکی قدرت پر کامل یقین ہے۔ انشاء اللہ افغانستان کے مظلوم ملت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو جائے گی اور جس طرح اللہ نے روس کو ہمارے ہاتھوں سے ختم کیا۔ امریکہ کو بھی ختم کردیں گے۔

انشاء اللہ ربانی اور اسکے موافق سب حکومتیں بھی ختم ہوجائیں گی۔ آج حضرت محمد عمر صاحب جو ہمارے امیر منتخب ہوئے ہیں۔ انکو بھی اللہ نے منتخب کیا ہے کسی نے منتخب نہیں کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے منتخب شدہ تاریخ میں کبھی ناکام نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے منتخب کردہ بندوں کو آگ میں نجات دی ہے۔ اور ہر مشکل سے نجات دی۔ اور ادھر طالبان نے اسلامی نظام کو شروع کیا ہے۔ مخالفین بھی ہماری سرپرستی کریں۔

کچھ لوگ یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ طالبان جہاد اور مجاہدین کے خلاف ہیں۔ یہ شرمناک غلط الزام ہے۔ طلبہ چودہ سالہ جہاد میں پیش پیش رہے۔ ہمارے صوبوں کے جو والی ہیں یا امیرالمومنین ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو کہ اسلامی جہاد میں زخمی ہوئے ہیں۔ اور جہاد میں پورا حصہ لیا ہے۔ قندہار کے گورنر ملا محمد حسن حقانی کی ٹانگ جہاد ہی میں کٹ چکی ہے۔ ہم نے یہ تحریک ان لوگوں کی اصلاح کے لئے شروع کر رکھی ہے جو جہاد کو بدنام کر رہے ہیں۔ اور جہاد کو بچانا ہی ہمارا مقصد ہے۔ ہم تو اصلاح کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر اصلاح قبول نہیں کرتے تو یہ لوگ مٹ جائیں گے۔ ہم صراحت سے کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے جہاد نہیں کیا۔ وہ مجرم